رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل

اللہ اکبر

روزنامہ — قادیان

THE DAILY.

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵	مؤرخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ	یوم شنبہ	مطابق ۲۲ مئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ مئی - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

افسوس ۱۹/۲۰ مئی کی درمیانی شب بابا میر اسلام صاحب افغان ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر ۱۰۶ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور بہت پُر جوش اور باغیرت احمدی تھے۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

آج نظارت امور عامہ کے زیر اہتمام بہت سے احباب نے ۶ بجے شام دار العلوم کی سڑک ہموار کرنے کے لئے اس پر مٹی ڈالی۔

بعد نماز مغرب آج مہمان خانہ میں مجلس ارشاد کے اجلاس میں چودھری نعمت اللہ صاحب گوہر بی اے نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بے محل استعمال سے حلال چیز بھی حرام ہو جاتی ہے

"لوگوں کے نزدیک چوری زنا وغیرہ ہی گناہ ہیں۔ اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ استیفاء لذات میں مشغول ہونا بھی گناہ ہے۔ اگر ایک شخص اپنا اکثر حصہ وقت کا تو عیش و آرام میں بسر کرتا ہے۔ اور کسی وقت اُٹھ کر چار ٹکریں بھی مار لیتا ہے۔ تو وہ مزدوری زندگی بسر کرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریاضت اور مشقت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ کیا تو اس محنت میں مر جائے گا۔ حالانکہ ہم نے تیرے لئے بیویاں بھی حلال کی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی فرمایا۔ جیسے ماں اپنے بچہ کو پڑھنے یا دوسرے کام میں مستغرق دیکھ کر صحت کے خیال کے لحاظ سے اسے کھیلنے کودنے کی اجازت دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ خطاب اسی غرض سے ہے۔ کہ آپ تازہ دم ہو کر پھر دین کی خدمت میں مصروف ہوں۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ آپ شہوات کی طرف حجاب جائیں۔

نادان معترض ایک پہلو کو تو دیکھتے ہیں۔ اور دوسرے کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ پادریوں نے اس بات کی طرف کبھی غور نہیں کی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حقیقی میلان کس طرف تھا۔ اور رات دن آپ کس ذکر میں رہتے تھے۔ بہت سے مُلّا اور عام لوگ ان باریکیوں سے ناواقف ہیں۔ اگر ان کو کہا جائے۔ کہ تم شہوات کے تابع ہو۔ تو جواب دیتے ہیں۔ کہ کیا ہم حرام کرتے ہیں۔ شریعت نے ہمیں اجازت دی ہے تو ہم کرتے ہیں۔ ان کو اس بات کا علم نہیں۔ کہ بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے۔ کہ انسان صرف عبادت کیلئے پیدا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

کراچی ۷ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سر درد اور جسم میں درد اور کچھ حرارت کی شکائت رہتی ہے احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ حضور کے اہل بیت اور خدام بخیر و عافیت ہیں۔

خاکسار۔ حشمت اللہ

تحریک جدید کے جلسہ کو کامیاب بنایا جائے

"یوم تحریک جدید" کو جس کی تاریخ (۳۰ مئی) ہے۔ اب قریب آگئی ہے۔ کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ لیکچرار صاحبان مقررہ موضوع پر وضاحت سے روشنی ڈالیں۔ تحریک جدید کے جو بنیادی اصول ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کو جس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ احباب کو اس سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے۔ اور اس دن کے لئے تحریک جدید کے مطبوعہ مطالبات صرف پوسٹیج کے لئے تین پیسے بھیجنے پر مفت ارسال ہوں گے۔ جو جماعتیں معذور ہوں۔ ان کی طرف سے صرف درخواست آنے پر بھیج دیئے جائیں گے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

شرح چندہ میں اضافہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ موصی و غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرمائیں۔ اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

(۱) جو دوست موصی ہیں وہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں۔ وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علی ہذا القیاس۔

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔ مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں۔ یعنے جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں بڑھا سکتے ہیں۔ مگر ہم امید رکھتے ہیں کہ صدر انجمن کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کرے گا۔

موصی اور غیر موصی اصحاب کو جس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے۔ حق ہو گا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں۔

اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں۔ کہ اضافہ کس تاریخ سے ہے۔ اور پہلے چندہ یا حصہ آمد کی کس قدر رقم ہوا کرتی تھی۔ اور آئندہ کیا ہوا کرے گی۔ اب جو دوست اضافہ کریں۔ وہ یکم مئی ۱۹۳۷ء سے ہونا چاہیئے۔ ناظر بیت المال قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ مئی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۲۱	سردار صاحب ضلع سیالکوٹ	۳۲۸	محمد افضل صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۲۲	محمد علی صاحب " گورداسپور	۳۲۹	عبدالعزیز خان صاحب " "
۳۲۳	عائشہ بی بی صاحبہ ریاست پٹیالہ	۳۳۰	ہدائت اللہ صاحب " "
۳۲۴	جنت بی بی صاحبہ "	۳۳۱	جنت صاحبہ " "
۳۲۵	نعمت اللہ صاحب سبی	۳۳۲	مائی نگی صاحبہ " "
۳۲۶	عبدالعزیز صاحب نقشہ نویس ضلع بنوں	۳۳۳	مریم خاتون صاحبہ " "
۳۲۷	سید ظفر حسین صاحب بی۔ اے ضلع بھاگلپور	۳۳۴	نور خاتون صاحبہ " "
		۳۳۵	محمد اعظم خان صاحب " "

چندہ تحریک جدید اور زمیندار جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تیسرے سال کی تحریک جدید کی مالی قربانی میں ۱۵۰ زمیندار جماعتیں شامل ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا وعدہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم اس فصل کے نکلنے پر ادا کر دیں گی۔ چونکہ ماہ مئی میں اکثر فصل برآمد ہو جاتی ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ مخلصین اپنے وعدوں کو ابتدائی مہینوں میں پورا کر کے ثواب حاصل کریں۔ اور تحریک جدید کے چندہ کی وصولی پر خاص زور دے کر اس میں وسعت پیدا کی جائے۔ حتیٰ کہ زائد کارکن جو کام کر کے ثواب حاصل کرنا چاہیں مقرر کر لئے جائیں۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ خصوصاً وعدہ کرنے والی زمیندار جماعتوں کو حضور کے ارشاد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احمدی خواتین کی طرف سے "الفضل" کی اعانت

(۱) سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے انجمن احمدیہ بمبئی کی درخواست پر ایک سال کے لئے ایک ریڈنگ روم کے لئے اخبار جاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

(۲) محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ محلہ دار الفضل نے اپنی لجنہ کی طرف سے تین مستحقین کے نام سال بھر کے لئے اخبار جاری کرائے ہیں۔ جن کی قیمت وہ ادا کریں گی۔

صاحب توفیق احباب کو بھی اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ان دنوں کاغذ وغیرہ کی گرانی نے الفضل کیلئے مالی مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔ مگر قیمت میں رعایت کرنے یا مفت اخبار جاری کرنے کی درخواستیں مستحقین کی طرف سے برابر آرہی ہیں جو دوست اس وقت کسی کے نام اخبار جاری کرائیں گے۔ وہ تبلیغ کے ثواب کے علاوہ قومی آرگن کے استحکام کا ثواب بھی حاصل کر سکیں گے۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

پنجاب کا قانونِ انتقالِ اراضی اور اسکے مخالفین

وزیر اعظم پنجاب کا مدبرانہ تبصرہ

باوجود اس کے کہ پنجاب کے زمینداروں کو جن میں ہندو و مسلمان دونوں شامل ہیں۔ بربادی سے بچانے کے لئے سنہ ۱۹۰۱ء میں حکومت نے جو قانون انتقال اراضی نافذ کیا۔ اسے سرمایہ داروں اور ان کے طبقہ کے سرکاری افسروں نے بے اثر اور بے کار بنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور ایسی ایسی راہیں نکالی ہوئی ہیں کہ اب بھی بیچارے زمینداروں سے ان کی زمینیں چھین کر انہیں مفلس اور قلاش بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس کی نہایت ہی رنجیدہ مثالیں ہر جگہ مل سکتی ہیں۔ لیکن اس پر بھی سرمایہ داروں کو چین نہیں۔ اور وہ مسلسل یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس قانون میں ایسی ترمیم کرالیں۔ کہ کھلم کھلا زمینداروں کو نہ صرف ان کی زندگی کے واحد سہارے سے بلکہ ملک کے لئے سامان زندگی پیدا کرنے سے محروم کر دیں

اس سلسلہ میں تازہ ترین کوشش یہ کی گئی ہے۔ کہ آل انڈیا کھتری کانفرنس کا ایک وفد آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک ایڈریس کے ذریعہ چند تجاویز پیش کیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض تجاویز مفید اور قابل توجہ ہیں۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو زمینداروں کے لئے سخت نقصان رساں ہیں۔

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان صاحب نے ان پیش کردہ تجاویز پر ایڈریس کے جواب میں سیر گن بحث کی ہے۔ جہاں انہوں نے پنجاب کی اقلیتوں کو نہایت صاف اور واضح الفاظ میں یہ یقین دلایا ہے۔ کہ "ہمارا عزم مصمم ہے۔ کہ ہم اپنی پالیسی کے بنیادی اصول پر چٹان کی طرح قائم رہیں گے۔ اور وہ پالیسی یہ ہے۔ کہ ہم اپنے ان بھائیوں سے جو اقلیتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حق و انصاف کا سلوک کریں" وہاں قانون انتقال اراضی کی ضرورت اور اہمیت پر بھی پوری روشنی ڈالی ہے۔ اور صاف الفاظ میں کہدیا ہے۔ کہ:۔

"وہ شخص یقیناً بہت ہی بڑی جسارت کرے گا۔ جو موجودہ حالات و واقعات کے علم کے باوجود یہ کہے۔ کہ اس قانون کی تنسیخ کا وقت آ گیا ہے"

فی الواقعہ حقیقت یہ ہے۔ کہ پنجاب کے قانون انتقال اراضی کا مقصد یہ ہے۔ کہ صوبہ کے کاشتکاروں کو زردار جماعتوں کی دست برد سے بچایا جائے۔ اور اب جبکہ اقتصادی حالات اور زیادہ نازک ہو چکے ہیں۔ اور زمینداروں کی مشکلات بڑھ گئی ہیں تو کیونکر اس مقصد کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے:۔

اس موقعہ پر وزیر اعظم نے یہ بھی ذکر کیا۔ کہ اقتصادی امور کے علاوہ آج کل بعض ایسی قوتیں بھی کام کر رہی ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہے۔ کہ کاشتکاروں کو گمراہ کر کے ملک میں ایک خونریز انقلاب برپا کر دیا جائے۔ اس لئے اگر زمینداروں کو سرمایہ داروں کے سپرد کر دیا گیا۔ جو اس بات کی تاک میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ انہیں ان کی زندگی کے سہارے سے محروم کر دیں تو پھر اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ زمیندار طبقہ صوبہ کے لئے رسوائی کے لئے۔ اور خصوصاً اس طبقہ کے لئے جو قانون انتقال اراضی کو منسوخ کرانے کے درپے ہے۔ کس قدر خطرے کا موجب بن سکتا ہے:۔

وفد کی تجاویز پر مدبرانہ تبصرہ کرنے کے بعد وزیر اعظم نے ارکان وفد۔ اور ان کے ہمنوا لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ کہ:۔

"وقت کی اہم ضرورت یہ ہے۔ کہ ساہوکاروں کی اصلاح کی جائے۔ ساہوکار برکت کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔ اور ملک کے لئے خطرہ کا موجب بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر ساہوکار کاروبار میں دیانتدار۔ معقول اور راست باز ہو۔ تو وہ ہر دیہاتی کے لئے رحمت ہے۔ لیکن اگر وہ حریص و بددیانت ہو۔ تو ملک اور قوم دونوں کے لئے ایک خطرہ ہے۔ اس قسم کے لوگ جتنی جلدی محو ہو جائیں۔ اتنا ہی سب کے لئے بہتر ہے"

اور آخر میں از راہ حسن ظن یہاں تک کہدیا۔ کہ:۔

"مجھے امید ہے۔ کہ حکومت ساہوکاروں کی قابل اعتراض قسم کو ختم کرنے میں آپ کے تعاون اور تائید پر بھروسہ کر سکتی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اپنی حرص اور بددیانتی کی وجہ سے ایک پوری جماعت کے خلاف تعصب۔ اور نفرت پیدا کرنے کے ذمہ دار رہے ہیں"

وزیر اعظم کا تبصرہ اس لحاظ سے تو زمیندار طبقہ کے لئے باعث اطمینان ہے۔ کہ قانون انتقال اراضی میں اس قسم کا تغیر نہیں کیا جائے گا۔ جو زرداروں کے رستہ کی تھوڑی سی بہت روک کو بھی اٹھا دے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ قانون انتقال اراضی خواہ اس وجہ سے کہ اس میں اسقام ہیں۔ اور خواہ اس وجہ سے کہ اس کا نفاذ عام طور پر جن لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ان کی ہمدردی سرمایہ داروں سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خود اسی طبقہ میں سے ہوتے ہیں اپنا اصل مقصد پورا کرنے سے بہت حد تک قاصر چلا آ رہا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو فروخت اراضی کی اجازت دینے کے اختیارات کا حاصل ہونا بعض مقامات پر قانون اراضی کو بالکل بے کار ثابت کرنے کا باعث ہو چکا ہے ضلع گجرات کے متعلق تو ہمیں معلوم ہے۔ یہ سوال کونسل میں بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ساہوکاروں نے ایک کاشتکار سے زمین خرید کر دوسرے کے نام لکھانے۔ اور اس سے جعلی قرض کی دستاویز حاصل کرنے کا جو طریق جاری کر رکھا ہے۔ وہ بھی نہایت ہی نقصان رساں ہے۔ اور کاشتکاروں کو اسی طرح سرمایہ داروں کے چنگل میں پھنسا رہا ہے۔ گویا قانون انتقال اراضی کا کوئی وجود ہی نہیں۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے اسقام کو دور کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرے اور جب وہ خود تسلیم کرتی ہے۔ کہ زمینداروں کو سرمایہ داروں کی دست برد سے بچانا ضروری ہے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ موجودہ قانون میں جو نقائص پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے قانون کا مقصد فوت ہو رہا ہے۔ انہیں دور نہ کرے۔ اب جبکہ آل انڈیا کھتری کانفرنس نے حکومت پنجاب کی توجہ اس قانون کی طرف خصوصیت سے مبذول کرا دی ہے اور حکومت نے اسکی پیش کردہ بعض تجاویز پر غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ زمینداروں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنے والی جماعتیں۔ تعداد کے ساتھ موجودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاعون کی لرزہ خیز تباہ کاریاں

۱۸۹۶ء سے لے کر ۱۹۳۴ء تک کے ہولناک اعداد و شمار

قہری نشان

طاعون خدائے ذوالجلال کا وُہ قہری نشان ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ثبوت میں ایک عرصۂ مدید تک دنیا پر مسلط رہا۔ اور اب بھی اس کی لرزہ خیز تباہ کاریاں سینکڑوں گھروں کو ویران اور ہزاروں نفوس کو لقمۂ اجل بناتی رہتی ہیں۔ مگر آہ لوگ ہیں کہ عبرت حاصل نہیں کرتے اور ان پر وہی کلمات صادق آتے ہیں۔ جو صحف سابقہ میں ایسے ہی غافل لوگوں کے متعلق کہے گئے۔ کہ وُہ کان تو رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں۔ آنکھیں بھی رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ اور دل بھی رکھتے ہیں مگر سمجھتے نہیں ؛

ہولناک عذاب

یہ طاعون ایک ہولناک عذاب بن کر آج تک کتنے آباد گھروں کو برباد کتنے شاد دلوں کو غمگین کتنے معصوم بچوں کو یتیم کتنی نوجوان عورتوں کو بیوہ اور کتنے ارذل العمر تک پہونچے ہوئے بوڑھوں کو بے سہارا بنا چکی ہے۔ اس کی تفصیل نہایت دردناک ہے مگر چونکہ بغیر تفصیل سے آگاہ ہوئے عام لوگ طاعون کی تباہ کاریوں کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ اس لئے اس کی ہلاکت آفرینیوں کے متعلق بعض اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے جن میں کمی تو نہیں البتہ زیادتی ممکن ہے۔ غفلت شعار لوگوں کو ہم توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں کہ کیا اتنا بڑا قہری نشان جس کے نتیجہ میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان لقمۂ اجل بنا دیئے گئے۔ خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا ثبوت نہیں۔ اور کیا اپنی اصلاح کرکے اس ناراضگی کو دُور کرنے کی کوشش کرنا ہم انسان کا فرض نہیں۔

عالمگیر بربادی

بہرحال طاعون نے جس قدر تباہی مچائی جتنی عالمگیر بربادی اس کے ذریعہ ہوئی اور جس قدر اتلاف جان اس صاعقۂ ذوالجلال نے کیا۔ اس کا سرسری اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۸۹۶ء سے یہ ہندوستان میں پھیلی۔ اور اب تک ہر سال کسی نہ کسی علاقہ میں رونما ہوتی چلی آتی ہے۔ اور نہیں معلوم کہ ابھی اور کتنا عرصہ اس عالم فانی پر مسلط رہے۔ اور لوگوں کو ان کی بداعمالی کی سزا دیتی رہے

ہندوستان میں طاعون کا آغاز

۱۸۹۶ء میں جب طاعون کی ابتداء ہوئی۔ تو اس کا آغاز بمبئی شہر سے ہوا۔ جہاں سب سے پہلے ایک ایسا بخار نمودار ہوا۔ جس کی ڈاکٹر تشخیص کرنے سے عاجز رہے۔ اگست ۱۸۹۶ء میں بخار کے ساتھ گلٹیاں نکلنی شروع ہوئیں۔ اور پھر اس کے بعد پلیگ کی چند ایسی واردات دیکھنے میں آئیں۔ جنہوں نے ڈاکٹروں کو پریشان کر دیا۔ ۳۱ اگست تک برابر یہی کیفیت رہی۔ اور شروع ستمبر سے تو بمبئی میں غیر معمولی طور پر تعداد اموات بڑھنی شروع ہو گئی۔ آخر ۲۳ ستمبر ۱۸۹۶ء کو میونسپل کمشنران شہر کو بیوبانک پلیگ کی موجودگی کی سرکاری طور پر اطلاع ملی۔ ایک ہفتہ بعد گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دی۔ جس پر مؤخر الذکر گورنمنٹ نے ایک شخص مسٹر ہافکن کو روانہ بمبئی ہونے اور بعد تحقیق مفصل رپورٹ پیش کرنے کا حکم دیا۔ مسٹر ہافکن نے بمبئی آکر مرض کی تحقیقات کی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرض پورے طور پر تشخیص ہو گیا۔ گو اموات کی تعداد میں کوئی کمی نہ آئی۔

اموات پلیگ کا اندراج

اکتوبر ۱۸۹۶ء سے سرکاری طور پر اموات پلیگ کا اندراج شروع ہوا۔ بمبئی کے باشندے اول اول لاپرواہ رہے۔ مگر مرض کی ترقی دیکھ کر ان میں عام سراسیمگی پھیل گئی۔ اور چار لاکھ کے قریب باشندے بمبئی سے باہر نکل گئے۔ بیماری کی زیادتی کے دنوں میں ریلوے سٹیشنوں کا منظر نہایت عجیب ہوتا۔ ہر مذہب و ملت کے ہندوستانیوں کے گروہ در گروہ ٹکٹ لینے کے لئے چلاتے۔ اور گاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کرتے۔ سپیشلوں پر سپیشلیں ان دنوں بمبئی سے چھوٹتی رہیں ؛

دائرۂ ہلاکت میں وسعت

۱۸۹۶ء تک بیماری صرف شہر بمبئی تک محدود رہی۔ مگر جنوری ۱۸۹۷ء میں بمبئی سے باہر پریذیڈنسی بمبئی کے مختلف مقامات سے ۱۹۸ اموات کی رپورٹ موصول ہوئی۔ پچاس سندھ میں دو صوبجات متحدہ میں ایک پنجاب میں چار صوبجات متوسط میں اور ۷ راجپوتانہ میں۔ ان مبتلا شدہ مرکزوں سے مرض چاروں طرف اس سرعت سے پھیلا کہ ۱۸۹۶ء میں تعداد اموات ۲۰۷۰ تک پہونچ گئی مگر ۱۸۹۷ء میں یہ تعداد یکبارگی ۵۵۰۶۵ ہو گئی اس تعداد میں صرف بمبئی شہر اور پریذیڈنسی بمبئی کی تعداد اموات ۲۷۷۵۵ تھی۔ اگرچہ بمبئی پریذیڈنسی کے باہر بھی پلیگ تھا۔ مگر تعداد اموات چنداں قابل لحاظ نہ تھی۔ ۱۸۹۸ء میں یہی تعداد دو چند ہو گئی۔ اور کل ملک کی تعداد اموات پلیگ ۱۱۷۹۵۳ تک پہونچ گئی۔ لیکن غربی پریذیڈنسی ابھی تک فہرست میں اول نمبر پر تھی۔ کیونکہ تنہا وہاں اموات کا نمبر ۱۰۱۶۰۱۶ تھا۔ اور پنجاب میں ۱۸۴۷۔ میسور میں ۶۱۱۰۔ ریاست حیدرآباد میں ۲۹۹۶

۱۸۹۹ء میں پلیگ میں اور زیادتی ہوئی۔ اور تعداد اموات ۱۳۴۷۸۸ ہو گئی۔ اس سال تقریباً ہر صوبہ مبتلائے پلیگ تھا۔

۱۹۰۰ء میں مرض کی شدت میں کچھ کمی ہو گئی۔ اور تعداد اموات ۹۳۱۵۰ پر آرہی۔ یہ کمی بمبئی پریذیڈنسی کی اموات پلیگ میں تخفیف کی وجہ سے تھی۔ جہاں ۱۸۹۹ء کی ۹۹۰۰۰ اموات کے مقابلہ پر ۱۹۰۰ء میں ۲۳۰۰۰ اموات ہوئیں۔ برخلاف اس کے بنگال کے اعداد بڑھ کر ۳۸۵۲۸ اور منی پور کے ۱۳۱۳۰ تک پہونچ گئے مگر یہ تخفیف عارضی ثابت ہوئی۔ کیونکہ ۱۹۰۱ء میں ملک کی تعداد اموات ناگہاں سہ چند ہو گئی اور ۲۷۳۵۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ اس میں بڑی تعداد بمبئی پریذیڈنسی و شہر کی ۱۵۵۲۹۸۔ بنگال کی ۷۲۵۲۸۔ پنجاب کی ۲۴۹۹۱ اور منی پور کی ۱۱۸۴۲ تھی۔ اگلے تین برسوں میں اموات پلیگ میں پھر غیر معمولی ترقی ہوئی۔ اور ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۴۷۲ ۔ ۱۹۰۳ء میں ۸۵۱۲۶۳ - ۱۹۰۴ء میں ۱۰۲۲۲۹۹ تعداد اموات پائی گئی۔ ۱۹۰۵ء میں پھر تخفیف ہو گئی۔ اس سال یعنی ۱۹۰۵ء کے بارہ مہینوں میں کل تعداد اموات ۹۵۰۸۴۳ ہوئی۔ یہ کمی باستثنائے صوبجات متحدہ اور پنجاب باقی ملک کے ہر حصہ میں محسوس کی گئی۔ کیونکہ صوبجات متحدہ میں ۳۰۳۲۵۸ اور پنجاب میں ۳۶۴۶۲۵ اموات پلیگ واقع ہوئیں ؛

258
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کمی ۱۹۰۶ء تک جاری رہی۔ اور اس سال صوبجات متحدہ اور پنجاب تک بھی اس کا اثر پہونچا۔ غرضکہ اسی ایک سال کے عرصہ میں تعداد اموات میں بمقابلہ سال گذشتہ ۵ لاکھ سے زیادہ کی کمی ہوئی۔ اور تعداد اموات ۳۲۲۱۸۱ پر آرہی اب لوگوں کو امید ہونے لگی۔ کہ یہ مرض دُور ہو رہا ہے۔ مگر یہ توقع غلط نکلی۔ کیونکہ ۱۹۰۷ء میں پھر یکبارگی زیادتی شروع ہو گئی۔ اور ۱۲۰۴۱۹۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں ؛

اس کے بعد:-

۱۹۰۸ء میں ۱۰۳۸۸۸
۱۹۰۹ء میں ۱۴۱۶۹۵
۱۹۱۱ء میں ۸۴۶۸۷۸
۱۹۱۲ء میں ۳۰۶۴۴۸
۱۹۱۳ء میں ۲۱۷۱۴۳

اموات ہوئیں۔ ۱۹۱۳ء کے بعد کچھ سالوں تک امن رہا۔ لیکن ۱۹۲۴ء سے طاعون نے پھر حملہ کیا ؛

۱۹۲۴ء سے ۱۹۳۶ء تک کی اموات

چنانچہ ۱۹۲۴ء میں ۱۰۷ شہروں اور ۴۶۶۶ دیہات میں طاعون پھوٹی۔ جس کے نتیجہ میں شہروں میں ۱۴۲۲۵ - اور دیہات میں ۲۳۷۰۳۶ اموات ہوئیں ؛

۱۹۲۵ء میں ۷۶ شہروں اور ۱۷۲۴ دیہات میں طاعون پھوٹی۔ اور علی الترتیب ۲۶۴۲ اور ۳۴۹۸۸ - اموات ہوئیں ؛

۱۹۲۶ء میں ۱۱۳ شہر اور ۵۰۲۴ دیہات طاعون کا شکار ہوئے۔ اور اموات کی تعداد شہروں میں ۹۹۱۰ - اور دیہات میں ۹۸۳۷۷ - رہی ؛

۱۹۲۷ء میں ۴۶ شہروں اور ۱۱۹۴ دیہات پر طاعون کا حملہ ہوا۔ اور اموات کی تعداد شہروں میں ۹۲۲ - اور دیہات میں ۷۵۳۰ تک پہونچی ؛

۱۹۲۸ء میں ۳۴ شہروں اور ۸۵۶ دیہات میں طاعون آئی شہروں میں اس سے ۸۷۰ - اور دیہات میں ۷۴۱۲ اموات ہوئیں ؛

۱۹۲۹ء میں ۹ شہروں - اور ۲۵۶ - دیہات میں طاعون آئی - اور علی الترتیب ۱۰۶ - اور ۱۹۴۷ - اموات ہوئیں ؛

۱۹۳۰ء میں دو شہروں - اور ۸۹ دیہات میں طاعون آئی - اور اموات ۱۲ - اور ۵۴۲ ہوئیں -

۱۹۳۱ء میں ۱۰ شہروں - اور ۱۰۱ دیہات میں طاعون آئی - جس کے نتیجہ میں شہروں میں ۱۱۰ - اور دیہات میں ۱۰۴۰ نفوس ہلاک ہوئے ؛

۱۹۳۲ء میں ۱۴ شہر - اور ۳۲۵ دیہات طاعون سے متاثر ہوئے شہروں میں ۱۳۲ - اور دیہات میں ۱۸۷۱ - لوگ اس سے مرے ؛

۱۹۳۳ء میں ۷ شہروں - اور ۱۷۴ - دیہات میں طاعون آئی - اور ۱۰۹ شہری - اور ۱۶۸۰ دیہاتی ہلاک ہوئے ؛

۱۹۳۴ء میں ۲۱ شہر - اور ۲۲۴ دیہات اس وباء سے متاثر ہوئے - اور ہلاک شدگان کی تعداد شہروں میں ۳۱۸ - اور دیہات میں ۷۷۵۱ تک جا پہنچی ؛

گویا

۱۹۲۴ء میں ۲۵۱۲۶۱
۱۹۲۵ء میں ۳۷۶۳۰
۱۹۲۶ء میں ۱۰۸۲۸۷
۱۹۲۷ء میں ۸۴۵۲
۱۹۲۸ء میں ۸۲۸۲
۱۹۲۹ء میں ۲۰۵۳
۱۹۳۰ء میں ۵۵۴
۱۹۳۱ء میں ۱۱۵۰
۱۹۳۲ء میں ۲۰۰۳
۱۹۳۳ء میں ۱۷۸۹
اور
۱۹۳۴ء میں ۸۰۶۹ -

اموات ہوئیں ؛

طاعون کا حقیقی باعث اور صحیح علاج

یہ طاعون کی وہ لرزہ خیز تباہ کاریاں ہیں جو ۱۸۹۶ء سے ۱۹۳۴ء تک ہندوستان میں رونما ہوئیں۔ ڈاکٹر اس کی خواہ کوئی وجہ بتائیں۔ حقیقت نفس الامری یہ ہے۔ کہ اس کا بجز اس کے اور کوئی سبب نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مرسل۔ اور مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے کہ ؎

خود تاباں سیاہ گشت است زبدکاریٔ مردم
زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذار

اسی طرح فرمایا ہے ؎

شکر للہ میری بھی آہیں نہیں خالی گئیں
کچھ بنیں طاعوں کی صورت کچھ زلازل کے نشاں

پھر اس کا علاج ہاں اصلی اور حقیقی علاج دُنیا کے ڈاکٹروں کے پاس نہیں۔ بلکہ اس طبیب یزدانی مرسل رحمانی۔ مامور ربانی۔ عارف اسرار آسمانی۔ اور مورد وحیٔ حقانی کے پاس ہے۔ جو قادیان میں نازل ہوا۔ اور جس نے دُنیا کو پکار پکار کر سنا دیا ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

فلسطین میں جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل احمدی مبلغ فلسطین لکھتے ہیں:-

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں یوم التبلیغ نہایت کامیابی سے منایا گیا۔ مختصر کوائف حسب ذیل ہیں۔ وقت مقررہ سے پہلے احباب کو مختلف گروپوں میں تقسیم کر کے ان کے لئے حلقے مقرر کر دیئے گئے۔ پہلا گروپ۔ عبد القادر مختار۔ ابو لطفی حامد صالح اور سعد- یافا و مضافات۔ تل ابیب و مضافات۔ دوسرا گروپ الحاج صالح و محمود صالح برائے قصبہ بلیاں و مضافات۔ تیسرا گروپ محمد احمد۔ کامل حسن اور عبد الجواد برائے ناصرہ و مضافات۔ چوتھا گروپ۔ اسعد سعید۔ عبد المالک۔ فواد حسین برائے بیت گلیم و عربی حیفا و دیر مار الیاس اور مخرہ۔ چوتھا گروپ۔ شیخ مصطفےٰ محمد۔ شیخ سلیم الربانی اور سید اسمٰعیل احمد برائے شفا عمرو و مضافات۔ پانچواں گروپ۔ شیخ عبد اللہ قویدان و شیخ عبد اللہ الحاج العراقی برائے جبل الکرمل وحیفا۔ چھٹا گروپ:- خاکسار محمد سلیم و سید محمد صالح۔ الشیخ حسین علی و خالد علی و نائف زید و محمود محمد۔ برائے بیت المقدس و بیت لحم۔ البیرہ و رام اللہ و مضافات۔ ساتواں گروپ خضر القزق برائے سوق الابیض و شارع الکنائس بحیفا۔ آٹھواں گروپ ابراہیم القزق و طٰہٰ القزق برائے حداد کرمل۔ نواں گروپ۔ الشیخ علی القزق و الشیخ احمد و الشیخ علی محمد برائے حیفا قدیمہ۔ دسواں گروپ۔ السید احمد المعربی برائے ارض الیہود۔ گیارھواں گروپ۔ رشدی البسطی برائے ساحۃ الجمرہ و شارع یافا۔ ۱۲۷۹ - ٹریکٹ بزبان عربی- ۸۸۳ ٹریکٹ بزبان عبری اور ۱۲۰۴ ٹریکٹ بزبان انگریزی۔ گویا کل لٹریچر سہ زبانوں میں ۲۳۶۳ عدد ٹریکٹوں و اعلانات کی صورت میں تقسیم کیا گیا ؛

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہزارہا لوگوں تک ایک دن کے عرصہ میں پیغام حق پہونچایا گیا۔ احباب نے ریل پر بھی سفر کر کے تبلیغ کی۔ اور اندازاً آٹھ دس پونڈ کرایوں وغیرہ پر خرچ کیا ؛

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک عیسائی پادری سے مناظرہ ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ مضمون مناظرہ الوہیت مسیح تھا- احمدی- غیر احمدی اور عیسائی شامل ہوئے۔ مناظرہ میں ہماری کامیابی بہت ہی واضح تھی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور احمدیت کو اس ملک میں روز افزوں ترقی بخشے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تطہیر و تقدیس کا اعتراف

ایک مشہور عیسائی مصنف کے قلم سے

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

۲

مسٹر طامس کارلائل کے ایک مضمون کے ترجمہ کی ایک قسط گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ دوسری حسب ذیل ہے۔ صاحب موصوف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

صدق و کذب کے متعلق قانونِ قدرت

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی کامیابی کے سلسلہ میں ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ قدرت کس قسم کا فیصلہ کرنے والی ہے۔ تم کاشت کرتے وقت زمین کے سینہ میں گندم کا بیج بکھیرتے ہو۔ چاہے تمہارے بیج میں بھوسہ۔ مٹی یا کوئی دوسری قسم کا کوڑا کرکٹ ملا ہوا ہو کچھ پروا نہیں۔ تم اسے زمین میں ڈال دیتے ہو۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے وہ صرف گندم کے دانوں کو روئیدگی عطا کرتی ہے۔ اور کوڑے کرکٹ مٹی بھوسے وغیرہ کی کچھ پروا نہیں کرتی بلکہ ان سب کو مٹا کر اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ صرف گندم کے زرد زرد انکھوے نکلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ باقی چیزوں کے متعلق زمین بالکل خاموش رہتی ہے۔ ان کی قلب ماہیت کر کے انہیں گندم کے نشوونما کو فروغ دینے کا ذریعہ بنانے میں مصروف ہو جاتی ہے۔ سو نظام کائنات میں ہر جگہ قدرت کا یہی قانون چلتا ہے وہ صادق الفعل ہے۔ اس کے افعال میں کذب کو مطلقاً دخل نہیں۔ کسی چیز کو فروغ دینے کے لئے جو شرط ہے وہ صرف اس کا کلیتہً خالص اور عیوب سے مبرا ہونا ہے۔ ایسی چیز کی وہ حفاظت کرتی ہے۔ لیکن جس چیز میں یہ شرط نہ پائی جائے۔ اس کی وہ حفاظت نہیں کرتی۔ ہر وہ چیز جس کی قدرت حفاظت کرتی ہے۔ اس میں ضرور صداقت کی کچھ نہ کچھ روح جلوہ افروز ہوتی ہے صداقت کی خالص روح کبھی موت سے دوچار نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ وہ خالص اور بے لوث ہو۔ خاص قدرت کے سینہ سے بلند شدہ آواز۔ کسی چیز میں آمیزش وعدم آمیزش قدرت کے نزدیک فیصلہ کن امر نہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتی کہ کسی چیز میں کتنی آمیزش ہے۔ بلکہ اس کی نگاہ ہمیشہ اس حقیقت پر ہوتی ہے۔ کہ آیا اس میں کوئی صداقت کا ذرہ ہے یا نہیں۔

قرآن کریم

اگر کوئی آدمی مختلف قوموں کے اختلافِ مذاق کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے یہاں قرآن کے وجود میں ایک نہایت عمدہ مثال موجود ہے ہم بھی قرآن کے مطالب سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ سیل نے جو ترجمہ قرآن کا ہماری زبان میں کیا ہے۔ وہ خاصا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں کہوں گا کہ قرآن کا پڑھنا میرے لئے بہت دشوار اور وقت طلب ہے۔ اس کی عبارت نہایت پیچیدہ مغلق اور بے ربط معلوم ہوتی ہے مضامین میں کوئی ترتیب نظر نہیں آتی۔ قصہ کوتاہ کوئی یورپین قرآن پڑھنے کی تکلیف بخوشی گوارا نہیں کرے گا۔ بجز اس کے جس کا ذاتی فرض ہو۔ کہ وہ اس کا مطالعہ کرے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس کا مطالعہ کرتے وقت ہم بعض رعایات سے محروم ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے خلاف عرب جنہیں ہر قسم کی رعایات حاصل ہیں۔ وہ اس میں نہایت ابلغ ترتیب اور مستحکم ربط پاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ قرآن کا بہت سا حصہ موزوں کلام کی صورت میں ہے۔ اگرچہ یہ بھی ایک اہم نکتہ ہو سکتا ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ میں لحاظ نہیں رکھا جا سکا۔ لیکن اس قسم کی جملہ رعایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ہم میں سے کسی کے لئے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی انسان ہو سکتا ہے۔ جو اس کتاب کے متعلق یہ ایمان رکھے۔ کہ یہ زمین پر بسنے والوں کے فائدے کے لئے آسمان پر لکھی گئی۔ یہ نتیجہ ہے ہمارے اور عرب قوم کے معیار مذاق کے اختلاف کا۔

اس امر کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔ کہ کس طرح ایسی کتاب عربوں کے نزدیک اس قدر محترم اور عزیز ہو گئی۔ جب ہم قرآن کو اپنے ہاتھوں سے منتقل کر کے دور فاصلے پر رکھ دیتے ہیں۔ تو اس وقت اس کی طرز انشا کی حقیقی عظمت سے پردہ اٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی خوبی جلوہ گر نظر آنے لگتی ہے۔ جو ادبی خوبی کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہے۔ اگر کوئی کتاب دل کی تہ سے نکلی ہوئی ہو۔ تو وہ ضرور دوسرے کے دل کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کی سادگی کے سامنے تمام تصنعات ماند پڑ جاتے ہیں۔ کہا جائے گا۔ کہ قرآن کے متعلق سب سے پہلی چیز یہ ہے۔ کہ یہ ایک محفوظ کتاب ہے جس میں تحریف کو مطلق دخل نہیں۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ قرآن کے متعلق بعض آدمیوں نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ قرآن شعبدہ بازیوں اور فریب کاریوں کے طومار کے علاوہ کچھ نہیں۔ جس کا رکوع کے بعد رکوع صرف اس لئے تیار کیا جاتا رہا۔ کہ مصنف کے گناہوں کی توجیہہ پیش کر کے ان پر پردہ ڈالنے کے بعد اس کی نام و نمود کی خواہشات۔ اور ملمع کاریوں کے لئے راستہ صاف کیا جا سکے۔

تطہیر نبی کریم

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس قسم کے جملہ اعتراضات کو یک قلم اڑا دیا جائے۔ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مسلسل اخلاص کی حمایت نہیں کر رہا۔ کیونکہ کوئی شخص مسلسل اور غیر منقطع طریق سے اخلاص پر قائم نہیں رہ سکتا۔ ہاں میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ میں اس زمانہ میں ان معترضین کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا۔ جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ فریب کار تھے۔ اور یہ قرآن ان کا ایسا ہی کارنامہ تھا۔ جس طرح کسی جعلساز کی کوئی جعلی دستاویز ہر انصاف پسند انسان اس کتاب کو ہمیشہ کسی اور ہی نقطۂ نگاہ سے دیکھے گا۔ حقیقت میں اس کتاب کی موجودہ صورت کیا ہے۔ ایک جوش و ولولہ بے ترتیب صحرا کی رہنے والی ایک عظیم الشان انسانی روح کا جو انسانی تہذیب سے ناآشنا۔ نوشت و خواند سے بالکل محروم ہے۔ لیکن اضطراب و بیقراری سے معمور۔ جو دیوانہ وار اپنے آپ کو الفاظ میں ادا کرنا چاہتی ہے۔ ایک پیہم شدت کے ساتھ وہ کوشش کرتی ہے۔ کہ اپنی ترجمانی کرے۔ افکار و خیالات کا بے پناہ سیلاب بے ترتیب حالت میں اس کے گرد جمع ہو جاتا ہے۔ ہزارہا چیزیں ہیں۔ جن کے حقائق کے متعلق وہ تفصیل سے روشنی ڈالنا چاہتی ہے۔ لیکن نہیں ڈال سکتی۔ وہ معانی جن کا وہ اظہار کرنا چاہتی ہے کسی انسانی تنظیم و تربیت کی صورت اختیار نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اپنی ابتدائی حالت میں بغیر کوئی خاص شکل و صورت اختیار کئے بے اختیار کود نکلتے ہیں۔ ہم نے اس کتاب کو غیر معقول کہا تھا۔ لیکن غیر معقولیت کو کسی لحاظ سے بھی اس کتاب کے طرز انشا میں دخل نہیں۔ بلکہ اس طرز کو اگر فطری اور غیر پیراستہ طرز کہیں تو بجا ہے۔ صاحب کتاب نے اچھی طرح بول چال بھی نہیں سیکھی۔ حصول مقصد کے لئے تعجیل اور مسلسل ساعی میں اسے اتنی فرصت نصیب نہیں ہوئی۔ کہ اپنی تقریر کو اوصافِ کمال سے متصف کر سکتا۔ ہانپتا ہوا۔ مسلسل تعجیل۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجسم جوش و خروش۔ زندگی اور نجات کی جنگ کا گھمسان۔ یہ ہیں وہ حالات جن میں یہ انسان سرگرم جہاد ہوتا ہے۔ شدید عجلت میں وہ معانی کی اہمیت کے لحاظ سے مناسب الفاظ تراشنے کی فرصت نہیں رکھتا اس ماحول میں ایک بے قرار روح کا پے درپے اظہار مطالب تیئس سال کے مختلف انقلابات سے متاثر ہے۔ کبھی واضح۔ کبھی مبہم۔ یہ ہے قرآن۔ جعلساز یا شعبدہ باز۔ نہیں نہیں یہ عظیم الشان آتشین سینہ ایک پرشکوہ گلخن کی طرح بھڑکتا ہوا۔ اور شعلے مارتا ہوا۔ ایک شعبدہ باز کا سینہ نہیں تھا۔ اس میں فرد گذاشتیں بھی تھیں۔ کیونکہ یہ جاہ و جلال والا۔ نیم بدوی انسان غیر تربیت یافتہ۔ قدرت کا عظیم المرتبت فرزند جلیل تھا۔ ہم اسے یہ تو کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ ایک دھوکا باز اور جعلساز تھا۔ جو محض اسباب خورد و نوش فراہم کرنے کی خاطر آسمانی پیغام کے متعلق مسلسل جعلسازی کر کے اپنی ذات اور اپنے خالق کی ذات کے خلاف بغاوت کا ارتکاب کرتا رہا۔ ہم ہرگز اس قول کی صحت کو تسلیم نہیں کر سکتے مجھے ہر لحاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ راستبازی اور خلوص قرآن کریم کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس نے اسے عربوں کی نگاہ میں معزز اور قابل تکریم بنا دیا۔ کسی کتاب کی یہی سب سے پہلی اور آخری فضیلت ہے۔ جو دوسرے تمام فضائل کا سرچشمہ ہے عجیب بات ہے کہ اساطیر الاولین کے اس بے ترتیب طومار۔ گنہگاروں کی سرزنش۔ اور ملامت کے ہجوم وغیرہ میں صحیح بصیرت اور سچی تہ بینی کی ایک بے قرار شریان اچھلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ کتاب کا قالب زیادہ تر اساطیر الاولین سے بنا ہے۔ اور یہ چیزیں اس میں بتکرار کثیر بیان کی گئی ہیں۔ اور یہی اس کا اصل اعظم ہے لیکن طرفہ یہ ہے۔ کہ بعض بعض مقامات پر مضامین کے اعتبار سے ایک۔ ایسی جھلک نظر آتی ہے۔ جو ایک حقیقی مفکر اور اہل نظر انسان ہی سے متعلق ہو سکتی ہے۔ صاحب قرآن دنیا کے لئے ایک حقیقی بینا آنکھ رکھتا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے۔ ایک سیدھے سادے طریق سے اسی چیز کو ہمارے سینے میں بھی نقش کر دیتا ہے۔ میں خدا کے متعلق اس کی بیان کردہ حمد و ثنا کو چنداں قابل وقعت نہیں سمجھتا۔ لیکن اس کی وہ نظر جو چمک کر سیدھی اشیاء کے سینہ میں اتر جاتی ہے۔ اور ان کی حقیقت کو دیکھ لیتی ہے۔ یہ میرے لئے ایک نہایت دلچسپ چیز ہے۔ یہ چیز قدرت کا وہ گراں بہا عطیہ ہے۔ جو وہ ہر شخص کو عطا کرتی ہے۔ لیکن ہزاروں میں سے صرف ایک ہوتا ہے۔ جو اسے پھینک نہیں دیتا۔ یہی ہے۔ وہ چیز جسے میں خلوص نظر کہتا ہوں۔ اور جو اخلاص قلب کا ایک بین ثبوت ہے۔

حقیقت اسلام

مذہب اسلام کی نفس پرستی کی تعلیم کے متعلق بہت کچھ کہا جا چکا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ جتنا کہ مناسب تھا۔ لیکن وہ قوانین شرعی جو ہمارے نزدیک ایک جرم ہیں۔ اور جن پر عمل کرنے کی مذہب اسلام میں اجازت ہے۔ وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے ابتدائی طور پر خود مقرر نہیں کئے تھے۔ بلکہ وہ ایسے تھے۔ جن پر ایک نامعلوم زمانہ سے اہل عرب عمل کرتے چلے آتے تھے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اگر جو کچھ کہا۔ وہ صرف ان کی اصلاح تھی۔ یا ممانعت۔ صرف ایک ہی پہلو سے نہیں۔ بلکہ متعدد پہلوؤں سے۔ مذہب اسلام کوئی آسان مذہب نہیں۔ مشقت طلب روزے۔ زکوٰۃ و صدقات کی باقاعدہ ادائیگی۔ نہایت شدید اعتقادات۔ دن رات میں پانچ وقت نماز پڑھنا۔ شراب کی ممانعت۔ یہ سب چیزیں اس کے بنیادی اصول میں داخل ہیں۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مذہب کی کامیابی اس وجہ سے خیال نہیں کی جا سکتی۔ کہ یہ آسان مذہب ہے اگر کوئی مذہب یا مذہب سے تعلق رکھنے والا امر محض اپنی سہولت اور آسانی کی وجہ سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ تو انسانوں کے متعلق یہ کہنا ان کی بدقسمتی ہو گی۔ کہ انہیں آرام پسندی کی تحریص اور عیش و عشرت کی ترغیب پر کسی عظیم الشان مقصد کے حصول کے لئے طیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک کمینہ سے کمینہ انسان کے اندر بھی اس سے زیادہ شریفانہ جذبہ موجود ہوتا ہے۔ غریب فوجی جسے صرف اس لئے نوکر رکھا جاتا ہے۔ کہ وہ دشمن کی گولی اپنے سینہ پر لے۔ وہ بھی اپنی ایک سپاہیانہ عزت و آبرو رکھتا ہے جو ڈرل کے قوانین اور روزانہ تنخواہ کے علاوہ کوئی اور چیز ہوتی ہے۔ یہ شیریں اشیا سے لذت اندوز ہونے کی تمنا نہیں ہوتی۔ جس کے لئے غریب آدم زاد کوشش کرتا ہے۔ بلکہ آسمان کے نیچے اپنے آپ کو خدا کا بنایا ہوا انسان ثابت کرنے کے لئے نیک اور شریف کام کرنے کی تڑپ آپ اسے کسی شریف اور نیک مقصد کے حصول کا راستہ دکھا دیں۔ تو یہی کمزور ناتواں اور ہیچ آدم زاد مستعد ہو کر ایک جری اور دلیر انسان بن جائیگا۔ وہ اشرف المخلوقات انسان کی تحقیر کرتے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ انسان کو آرام طلبی کی تحریص دلا کر عظیم الشان مقصد کے حصول پر آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ مشکلات موت۔ شہادت اور نفس فراموشی ہی ایسی ترغیبات ہیں۔ جو انسان کے دل پر اثر کرتی ہیں۔ تم اس کی خالص اندرونی حیات کو روشن کر دو۔ تو اس میں سے ایک ایسا شعلہ بھڑک اٹھیگا۔ جو تمام ادنے درجہ کے خیالات کو بھسم کر دیگا ہماری خواہشات کی خوشامد سے نہیں۔ بلکہ اس جرأت کی روح کو بیدار کرنے ہی سے جو ہمارے اندر غنودگی کی حالت میں پڑی ہوتی ہے کوئی مذہب اپنے پیرو پیدا کر سکتا ہے۔

حقیقی بطل جلیل

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بذات خود بھی ان تمام باتوں کے باوجود جو ان کے متعلق بیان کی جاتی ہیں ایک "نفس پرست انسان" ثابت نہیں ہوتے۔ ہم ایک بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہونگے اگر ہم انہیں ایک ایسا عام عیش پسند انسان خیال کرینگے۔ جس کی خواہشات تمام تر سفلی لذتوں پر مرتکز ہوں۔ نہیں نہیں کسی قسم کی لذتوں پر مرتکز ہوں۔ ان کا سامان خانہ داری بالکل سادہ اور ادنےٰ قسم کا تھا۔ اور ان کی عام خوراک جو کی خشک روٹی اور ٹھنڈا پانی۔ بعض اوقات مہینوں گذر جاتے اور ان کے چولھے میں آگ روشن نہ ہوتی۔ وہ اپنے جوتے اپنے ہاتھ سے مرمت کرتے اور اپنے بوسیدہ لباس کو خود پیوند لگاتے۔ ایک نہایت مفلس بے سروسامان اور ان تمام چیزوں سے مستغنی انسان جن کے حصول کے لئے عوام الناس ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ ایسے آدمی کو برا نہیں کہہ سکتے۔ ان کے دل میں کسی دنیاوی چیز کی تمنا نہیں بلکہ ایک اور نہایت ہی اعلےٰ چیز کی تڑپ جلوہ گر تھی۔ اگر حقیقت میں وہ ان اوصاف سے متصف نہ ہوتے۔ تو یہ جنگلی عرب جو تیئس سال تک ان کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں لڑتے رہے۔ اور ان کے اندرونی حالات سے اچھی طرح واقف تھے۔ کبھی ان کی اتنی عزت اور تکریم نہ کرتے۔ عرب وحشی انسان تھے۔ جو موقع پاتے ہی باہمی جنگ و جدال میں کود پڑتے تھے۔ کسی انسان کی طاقت نہ تھی کہ حقیقی عظمت و جبروت کا مالک ہوئے بغیر ان پر قابو پا سکتا۔ وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو نبی کہتے تھے۔ معترضین بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ان کے افعال و اقوال ان کی عادات و اخلاق کسی پردہ میں نہیں تھے۔ بلکہ ان عربوں کے سامنے صاف طور پر کھلے ہوئے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرزند اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ یہ کیسا انسان ہے بعض مؤمنین جو جی چاہے کہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی شہنشاہ کی خزانہ لباس میں اس طرح اطاعت [illegible] گئی۔ جس طرح اپنے ہاتھ سے اپنا لباس مرمت کرنے والے اس غریب انسان کی ہوئی۔ تیئیس سال کی مسلسل جدوجہد کے دوران میں اپنے خیال کے مطابق میں تو اسے ایک حقیقی بطل جلیل ہی پاتا ہوں۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آخری الفاظ ایک دعا ہیں۔ ایک دل کی پکار ایسے دل کی جو تھرتھراتی ہوئی امید کے ساتھ اپنے خالق کی طرف جانے کی کوشش میں مصروف تھا ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے مذہب نے انہیں خراب بنا دیا۔ نہیں بلکہ زیادہ اچھا بنا دیا۔ ان کے متعلق نہایت بلند عظمت اور عالی ہمتی کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ جب آپ کی ایک لڑکی کا انتقال ہوگیا۔ تو آپ نے اپنی پُراخلاص زبان میں جو کچھ کہا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ "خدا ہی دیتا ہے اور خدا ہی واپس لے لیتا ہے۔ اور وہی بزرگ و برتر ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام زید ابن حارثہ کے متعلق جب وہ جنگ تبوک میں شہید ہوگیا تو فرمایا" یہ اچھا ہوا۔ زید نے اپنے خدائے بزرگ و برتر کا فرض ادا کر دیا" لیکن جب زید کی لڑکی نے دیکھا۔ کہ آپ اس کے باپ کی نعش پر آنسو بہا رہے ہیں۔ تو وہ ایک سفید مو انسان کو اشکوں کی صورت میں پگھلتا ہوا دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اور کہا میری آنکھیں یہ کیا دیکھتی ہیں۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ تم ایک دوست کو ایک دوست کی نعش پر آنسو بہاتے دیکھتی ہو۔ اسی طرح وہ اپنی موت سے پہلے جب آخری مرتبہ مسجد میں تشریف لے گئے [illegible] کہ اگر میں نے کسی کو کوئی تکلیف دی ہو۔ تو وہ آج اس کے بدلے میں میری پشت پر کوڑے مارے اور اگر کسی کا کوئی قرض میرے ذمہ ہو۔ تو وہ آج ہی مجھ سے وصول کرے ایک طرف سے آواز آئی۔ ہاں میرے آپ پر تین درم واجب الادا ہیں۔ جو آپ نے فلاں موقعہ پر لئے تھے۔ آپ نے ان کے ادا کرنے کا حکم دے دیا اور کہا کہ آج کے دن شرمندگی برداشت کر لینا اس سے بہتر ہے۔ کہ قیامت کے دن شرمندہ ہونا پڑے۔ غرض میں ان کو ہر قسم کی ظاہرداری سے پاک سمجھتا ہوں۔ غیر تربیت یافتہ۔ صحرا کا فرزند جلیل۔ وہ اپنی اصلیت اور حقیقت کے علاوہ اپنے آپ کو کچھ اور ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس میں کسی قسم کا نمائشی غرور نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو حد سے زیادہ گراتا ہے۔

شریعت اسلام

ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قوانین شرعی کو ہمیشہ اعلیٰ ترین درجہ کا نہیں سمجھتے تاہم یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ ان میں ہمیشہ نیکی کی طرف میلان پایا جاتا ہے کیونکہ وہ ایسے دل سے نکلتے ہیں جس کا نصب العین محض صداقت کا حصول تھا۔ عیسائیت کی عظیم الشان تعلیم عفو کہ اگر کوئی تیری دائیں گال پر تھپڑ مارے تو تو بائیں بھی پھیر دے یہاں نہیں ہے۔ اس شریعت میں بدلہ لینے کی اجازت ہے۔ لیکن اپنی تکلیف کے اندازے کے مطابق زیادہ نہیں۔ دوسری طرف اسلام ہر عظیم الشان مذہب کی طرح مکمل مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک مومن کی روح کو تمام دنیا کی بادشاہت سے زیادہ قیمتی قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک تمام انسان مساوی ہیں۔ یہ مذہب خیرات کی ترغیب اس لئے نہیں دلاتا کہ یہ ایک معقول چیز ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خیرات کرنا انسان کے لئے ضروری ہے اسلام نے مقرر کر دیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنی ماہوار آمد کا اس قدر حصہ خدا کے نام پر خیرات کرے۔ اور ساتھ ہی یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مقرر کردہ حصہ سے کم دے گا۔ یا بالکل نہ دے گا۔ تو یہ اس کے لئے خطرناک ہوگا۔ ہر آدمی کی ماہوار آمد کا عشر جو کچھ بھی ہو۔ وہ غربا کا حق ہے۔ ان کا جو بے دست و پا ہیں۔ اور امداد کے مستحق یہ سب کچھ نہایت عمدہ ہے۔ گویا انسانیت رحم۔ اور مساوات کی ایک فطری پکار ہے۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سینہ میں جاگزیں تھی۔

بہشت و دوزخ

اسلامی بہشت و دوزخ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مادی چیزیں ہیں جو حظ و کرب نفس سے تعلق رکھتی ہیں لیکن بدترین حظوظ نفسانی جو بہشت کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔ وہ عام علماء کی پیداوار ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ان سے کوئی تعلق نہیں قرآن میں حقیقتاً لذائذ بہشت کے متعلق بہت کم بیان کیا گیا ہے۔ صرف ان کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔ زیادہ زور نہیں دیا گیا۔ اور نہ ہی اس امر کو فراموش کیا گیا ہے۔ کہ وہاں بھی سب سے عمدہ اور افضل لذت روحانی ہی ہوگی۔ خالق کون و مکان کا بے حجابانہ دیدار اور یہ لذت ایسی ہوگی جو تمام دیگر لذائذ پر غالب آ جائے گی مسرت بخش اشیا سے لذت اندوز ہونا برا نہیں۔ بلکہ برا حقیقت میں یہ ہے۔ کہ انسان اپنے اخلاقی وجود کو ان کا غلام بنا دے۔ اگر کسی آدمی میں یہ یقین پیدا ہو جائے۔ کہ وہ اپنی خواہشات پر قابو رکھتا ہے۔ اور مناسب وجہ پیدا ہونے پر ان کو ترک کر سکتا ہے۔ تو یہ نہایت عمدہ بات ہے مسلمانوں کے لئے رمضان کے روزوں کا یہی مقصد ہے۔ فی الجملہ اسلام عیسائیت ہی کی ایک شاخ ہے جو اپنے اندر اس چیز کا ایک خالص عنصر رکھتا ہے۔ جسے اگر غور سے دیکھا جائے تو روحانی لحاظ سے بلند ترین معلوم ہوتی ہے۔

گزشتہ بارہ سو سال تک اسلام تمام بنی نوع انسان کے پانچویں حصہ کا مذہب اور مشعل زندگی رہا ہے۔ مزید برآں یہ ایک ایسا مذہب ہے۔ جو تہ دل سے قبول کیا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا وصف ہے۔ جس میں عیسائیت بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس مذہب کا قبول کرنا عرب قوم کے لئے تاریکی کے بطن سے نکل کر روشنی کی دنیا میں آنے کے مترادف تھا۔ عرب پہلے پہل اسی کے ذریعہ زندگی سے دوچار ہوا۔ غریب بھیڑ اور بکریاں چرانے والے۔ ابتدائے آفرینش سے کر دنیا کی نگاہوں سے الگ تھلگ جنگلوں میں گھومنے والے وحشی انسانوں کے درمیان ایک جلیل القدر پیغمبر مبعوث کیا گیا۔ ایک ایسے حیات افروز پیغام کے ساتھ جس پر وہ یقین کر سکتے تھے۔ انہوں نے اس پیغام کو قبول کیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دنیا کی نگاہوں سے پوشیدہ قوم تمام دنیا کی نگاہوں کی آماجگاہ بن گئی۔ ایک چھوٹی سی قوم پھیل کر تمام عالم پر چھا گئی اور ایک ہی صدی میں عرب مغرب میں غرناطہ تک۔ اور مشرق میں دہلی تک وسیع ہوگیا۔ جرأت و بسالت بشان و شکوہ اور عقل و فراست کی روشنی میں دیکھتے ہوئے۔ عرب دنیا کے ایک عظیم الشان حصے پر عرصہ دراز سے ضیاپاش ہے۔ ایمان ایک زبردست چیز ہے۔ زندگی عطا کرنے والی ایک قوم کی تاریخ بردمند ہو جاتی ہے روح کو برانگیختہ کرنے والی عظیم المرتبت صرف ایمان لانے کی دیر تھی۔ اس قسم کے وحشی عرب اور ان میں ایک انسان رسول اور ایک صدی کا قلیل عرصہ کیا اس کی مثال ایسی نہیں جیسے ایک چنگاری صرف ایک چنگاری۔ ایک ایسی دنیا پر جو تاریک مجہول الکیفیت ریگزار معلوم ہوتی تھی۔ گری لیکن دیکھو وہ تاریک ریگزار بارود کا ایک انبار ثابت ہوا جس نے بھڑک کر غرناطہ سے لے کر دہلی تک کی دنیا کو تابناک بنا دیا بطل جلیل ہمیشہ آسمانی بجلی کی طرح ہوتا ہے جس کے لئے باقی انسان خشک ایندھن کی طرح چشم براہ ہوتے ہیں۔ بجلی گرتی ہے اور وہ بھڑک اٹھتے ہیں۔

میر اللہ بخش تسنیم رکن مجلس انصار سلطان القلم قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک معظم کی تقریب تاجپوشی میں جماعتہائے احمدیہ کی شمولیت

جہلم

۱۲ مئی بعد نماز فجر جماعت احمدیہ جہلم کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضور ملک معظم و ملکہ معظمہ کے صفات حسنہ اور جشن تاجپوشی کے حالات بیان کئے گئے۔ پھر تمام احباب نے مل کر ملک معظم و ملکہ معظمہ کی سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا کی۔ اور یہ کہ بادشاہ سلامت کے دل پر اسلام کی صداقت ظاہر ہو اور حضور ملک معظم دنیوی فیوض و برکات کے ساتھ روحانی فیوض اور برکات سے بھی مالا مال ہوں۔ شب کو مسجد احمدیہ اور تمام احمدی احباب کے مکانوں پر جشن تاجپوشی کی خوشی میں چراغاں کیا گیا۔

خاکسار سردار شاہ امیر جماعت احمدیہ جہلم

الہ آباد

۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو جماعت احمدیہ الہ آباد کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ الہ آباد جشن تاجپوشی کے واقعہ پر ہز میجسٹیز ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی خدمت میں عقیدتمندانہ اور وفادارانہ جذبات کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ ان کی حکومت لمبی اور کامیاب ہو اور ایمپائر میں امن و امان اور خوشحالی کا موجب بنے۔

۲۔ اس ریزولیوشن کی نقول وائسرائے ہند گورنر یو پی کلکٹر الہ آباد اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجی جائیں۔

شیخوپورہ

۱۲ مئی۔ انجمن احمدیہ شیخوپورہ کا ایک اجلاس زیر صدارت حکیم محمد عبد الجلیل صاحب منعقد ہوا۔ اور ملک معظم جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کی تاجپوشی کی تقریب پر مبارکباد کی قرار داد پاس کی گئی۔ اور بدرگاہ ایزدی میں دعا کی گئی۔ کہ خداوند کریم ملک معظم کی حکومت اہل عالم کیلئے عموماً اور اہل انگلستان اور اہل ہند کے لئے خصوصاً بابرکت بنائے اور ان کی عمر دراز کرے۔ علاوہ ازیں تمام افراد جماعت نے اپنے اپنے گھروں پر رات کو چراغاں کیا۔

خاکسار۔ چراغ الدین جنرل سیکرٹری

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مجوزہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۲ مئی صبح سات بجے سے لے کر ۹ بجے تک حضور ملک معظم شہنشاہ جارج ششم و ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی کی تقریب نہایت شان و شوکت سے ایم۔ بی ہائی سکول حافظ آباد میں منائی گئی۔ طلباء اور اساتذہ کرام نے متفقہ دعائیہ نظم پڑھی۔ ازاں بعد حضور ملک معظم شہنشاہ جارج ششم و ملکہ الزبتھ کی درازیٔ عمر اور رفعت اقبال کے متعلق بارگاہ احدیت میں دعا کی گئی۔ اس کے بعد چند لڑکوں نے فرداً فرداً شہنشاہ سلامت کی بلند اقبالی اور ہمدردیٔ خلق کے عنوانوں پر خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔

اس کے بعد سکول کے استاد صاحبان اور خاکسار نے طلباء اور حاضرین جلسہ کے سامنے تقریریں کیں نیز بچے کھیلیں بھی کھیلے۔ ازاں بعد زیر نگرانی صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی حافظ آباد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی صاحب موصوف کے ہمراہ لالہ بھگوانداس صاحب۔ دیوان ہری کشن صاحب۔ لالہ سنت رام صاحب میونسپل کمشنران اور بابو بیج ناتھ سیکرٹری میونسپل کمیٹی تھے۔ مٹھائی کی تقسیم کے بعد سب نے ملک شہنشاہ کی درازیٔ عمر اور رفعت اقبالی کے متعلق دعا کی۔ سکول کی عمارت پر یونین جیک لہرایا گیا۔ رات کو چراغاں بھی کیا گیا۔ کمیٹی کی ہدایت کے مطابق ۱۳ مئی اس تقریب کی خوشی میں تعطیل کی گئی۔

خاکسار ضیاء اللہ۔ حافظ آباد

لائل پور

۱۲ مئی جماعت احمدیہ لائل پور نے کارونیشن ڈے بڑی شان سے منایا۔ مسجد میں تمام رات بجلی کے قمقمے جلتے رہے۔ اور بعد از نماز مغرب جلسہ کیا گیا۔ جس میں قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے ایک مختصر تقریر کی۔ اور بعد ازاں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ لائل پور شہنشاہ معظم جارج ششم کی تاجپوشی پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ بعد ازاں دعا کی گئی۔

خاکسار۔ محمد یوسف سیکرٹری انصار اللہ لائل پور۔

میانی

۱۳ مئی۔ ملک معظم کی تاجپوشی کے سلسلہ میں سارا دن خوشی منائی گئی ٹاؤن ہال۔ ایم بی سکول اور ہسپتال اور دیگر سرکاری عمارات کو جھنڈیوں سے خوب سجایا گیا۔ صبح ۸ بجے میونسپل کمیٹی کے میدان میں جلسہ کیا گیا جس میں مختلف اصحاب نے اپنی اپنی نظمیں پڑھیں۔ بعد ازاں حاجی جلال الدین صاحب احمدی وائس پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی میانی نے ایک تقریر کی جس میں شہنشاہ ہند جارج ششم کی زندگی کے مختصر حالات اور سلطنت برطانیہ کے احسانات بیان کئے۔ اس کے بعد مدارس کے طالب علموں اور طالبات میں میونسپلٹی کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ پھر شام کے ۴ بجے سے سات بجے تک مختلف کھیلیں مثلاً کبڈی۔ جمپنگ وغیرہ ہوئیں اور سکوٹس نے بھی اپنی مخصوص کھیلیں دکھلائیں۔ اول رہنے والوں کو انعام دئے گئے۔ رات کو تمام سرکاری عمارات پر چراغاں کیا گیا۔ احمدیہ منزل پر بھی چراغاں ہوا۔ (نامہ نگار)

کوٹ قیصرانی

بصدارت سردار امیر محمد خانصاحب تمندار و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں بتقریب جشن تاجپوشی ایک جلسہ ہوا۔ اور حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

۱۔ یہ اجلاس جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز ایکسلنسی حضور گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں مبارکباد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور حضور ملک معظم اور ملکہ معظمہ کی ترقی اقبال اور درازیٔ عمر کے لئے بدرگاہ رب العزت دست بدعا ہے۔

۲۔ جماعت احمدیہ یقین دلاتی ہے۔ کہ وہ تاجدار برطانیہ کی ویسی ہی وفادار رہیگی۔ جیسا کہ پہلے تھی۔

۳۔ ہز ایکسلنسی حضور گورنر صاحب بہادر پنجاب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ہمارے پُر مسرت جذبات اور وفاداری کا اظہار حضور ملک معظم کی خدمت میں پہنچا دیں۔ (نامہ نگار)

مسن باڈرہ

جماعت احمدیہ مسن باڈرہ ضلع لاڑکانہ سندھ نے ملک معظم شہنشاہ جارج ششم کی تقریب تاجپوشی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لوگوں میں کثرت سے مٹھائی تقسیم کی گئی۔ رات کو چراغاں کیا گیا۔

حکیم ملک میر احمد از مسن باڈرہ

چک ۹۸ شمالی سرگودھا

مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۳۷ء کو ملک معظم کی تقریب تاجپوشی پر ان کی درازیٔ عمر اور اقبالمندی کے لئے دعا کی گئی اور مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ مکانات اور مسجد احمدیہ پر چراغاں کیا گیا۔ امام صاحب مسجد نے ایک تقریر کی۔ جس میں حکومت برطانیہ کے برکات بیان کئے۔ چوہدری حاکم علی صاحب نے تمام گاؤں میں چراغاں کا انتظام کیا۔ الہ بخش سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۸ ضلع سرگودھا

بقایاداران چندہ نشر و اشاعت جلد تر توجہ فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صیغہ نشر و اشاعت نے اس سال یعنی از مئی ۱۹۳۶ء تا اپریل ۱۹۳۷ء مختلف عنوانات کے ماتحت ایک لاکھ ۷۵ ہزار ٹریکٹ شائع کئے۔ اور کچھ پرانے ٹریکٹ ملا کر ایک لاکھ ۹۰ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ یہ ٹریکٹ ۲۰ ہزار ماہوار کے حساب سے افریقہ و ہندوستان کے نو صد مختلف مقامات پر بھجوائے گئے۔ جو متوسط جماعت ہائے احمدیہ میں تقسیم ہوتے ہیں۔ اور بعض احمدی افراد بھی تقسیم کرنے کے لئے منگواتے ہیں۔ ان کا خوشکن اثر یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ غیر احمدی اور غیر مسلم براہ راست ان ٹریکٹوں کو ہم سے منگوا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سال اب تک تقریباً اڑھائی صد ایسے افراد براہ راست یہ ٹریکٹ منگوا چکے ہیں۔

مگر چندہ نشر و اشاعت بارہ سو روپے میں سے صرف ۳۲۵/ روپے مجلس مشاورت سے پہلے وصول ہوئے مجلس مشاورت کے موقعہ پر جو تحریک کی گئی تھی۔ اس سے اب تک ۱۸۳/۲/- وصول ہوئے ہیں۔ یعنی بارہ سو میں سے کل رقم ۵۰۸/۲/- روپے وصول ہوئی ہے۔ افسوس اس امر کا ہے کہ روپیہ کی کمی کی وجہ سے تین مہینہ سے ٹریکٹ شائع نہ ہو سکے۔

۲۰۰۰۰ ٹریکٹ جو ماہوار شائع ہوتے ہیں اگر جماعتوں پر تقسیم کئے جائیں۔ تو فی جماعت ۲۲ ٹریکٹ آتے ہیں۔ لیکن بعض اہم مقامات پر ٹریکٹ زائد بھجوائے جاتے ہیں اس لئے اکثر جماعتوں کے حصہ صرف پانچ ٹریکٹ ہی آتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے ناکافی ہوتے ہیں۔ اور اس کا جماعتوں کو اس قدر احساس ہے کہ اس دوران میں تین صد سے زائد خطوط ٹریکٹوں کی کمی کی شکایت میں آچکے ہیں جن میں سے بعض خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھے ہوئے ہیں۔ نیز سندھ۔ بنگال۔ مالا بار۔ اور مدراس سے ان کی زبانوں میں ٹریکٹ شائع کرنے کا مطالبہ بھی ہوتا رہتا ہے اگر فی الحال ہم مختلف زبانوں میں ٹریکٹ شائع نہ کر سکیں۔ تو میرے خیال میں صرف اردو کے بجائے ۲۰ ہزار ماہوار کے ۵۰ ہزار ماہوار ٹریکٹ چھپنا چاہیے جس کی حالات کے پیش نظر نہایت سخت ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

غرض یہ مفید کام اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ لیکن اس کی توسیع کی درخواستوں کے ساتھ اس کے چندہ کی ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے۔ ذیل میں وہ فہرست دی جاتی ہے۔ جو جماعتیں ابھی تک اپنے نشر و اشاعت کے چندے کو ارسال نہیں کر سکیں۔ امید کہ اس اشاعت کے بعد پوری توجہ سے کام لیں گی۔

جماعت	پائی	آنے	روپے
(۱) پشاور	—	—	۱۴
(۲) مردان	۰	۰	۷
(۳) جھنگ	۰	۰	۷
(۴) گھبیانہ	۰	۰	[illegible]
(۵) جالندھر	۰	۰	۸
(۶) جہلم	۰	۵	۱۰
(۷) دہلی	۰	۰	۲۵
(۸) رہتک	۰	۰	۱۵
(۹) حصار	۰	۰	۵
(۱۰) ڈیرہ غازی خان	۰	۰	۱۰
(۱۱) راولپنڈی	۰	۰	۱۵
(۱۲) سیالکوٹ	۰	۰	۳۵
(۱۳) شیخوپورہ	۰	۰	۱۵
(۱۴) شاہ پور	۰	۰	۵
(۱۵) گوجرانوالہ	۰	۰	۲۵
(۱۶) گجرات	۰	۴	۵
(۱۷) لائل پور	۰	۰	۲۵
(۱۸) لدھیانہ	۰	۲	۳
(۱۹) منٹگمری	۰	۰	۱۵
(۲۰) میانوالی	۰	۰	۸
(۲۱) مانسہرہ	۰	۰	۵
(۲۲) حیدرآباد سندھ	۰	۰	۱۰
(۲۳) میرٹھ	۰	۰	۷
(۲۴) بھاگلپور	۰	۰	۲۰
(۲۵) مونگھیر	۰	۰	۱۰
(۲۶) امرتسر	۰	۰	۱۴
(۲۷) کوئٹہ	۰	۸	۷
(۲۸) بدوملہی	۰	۰	۳
(۲۹) شاہجہانپور	۰	۰	۱۰
(۳۰) علی گڑھ	۰	۰	۱۰
(۳۱) سرگودھا	۰	۰	۱۵
(۳۲) لکھنؤ	۰	۰	۱۵
(۳۳) کانپور	۰	۰	۱۰
(۳۴) بھیرہ	۰	۰	۱۵
(۳۵) بریلی	۰	۰	۶
(۳۶) خوشاب	۰	۰	۱۵
(۳۷) منصوری	۰	۰	۲۰
(۳۸) کوہاٹ	۰	۰	۱۵
(۳۹) سنور	۰	۰	۱۰
(۴۰) سامانہ	۰	۰	۱۰
(۴۱) بنگہ	۰	۰	۵
(۴۲) صریح	۰	۰	۳
(۴۳) نور محل	۰	۰	۵
(۴۴) چکوال	۰	۰	۱۵
(۴۵) احمدی پور	۰	۴	۹
(۴۶) کالا گجراں	۰	۰	۵
(۴۷) دوالمیال	۰	۰	۱۰
(۴۸) پونچھ	۰	۱۲	۲
(۴۹) کوٹ قیصرانی	۰	۰	۱۰
(۵۰) ڈسکہ	۰	۰	۱۰
(۵۱) ننکانہ صاحب	۰	۰	۲
(۵۲) شاہدرہ	۰	۰	۵
(۵۳) موگا	۰	۰	۴
(۵۴) حافظ آباد	۰	۰	۵
(۵۵) جاگا پھٹیاں	۰	۰	۱۰
(۵۶) سیدوالہ	۰	۰	۵
(۵۷) شیخ پور	۰	۰	۵
(۵۸) گوجرہ	۰	۰	۱۰
(۵۹) اوکاڑہ	۰	۰	۵
(۶۰) حیدرآباد دکن	۰	۰	۴۸
(۶۱) چک ۶/۱۱	۰	۰	۱۰
(۶۲) سکاتھاں	۰	۰	۵
(۶۳) کاٹھگڑھ	۰	۰	۱۰
(۶۴) دھرم کوٹ بگہ	۰	۰	۳
(۶۵) دھرم کوٹ رندھاوا	۰	۱۲	[illegible]
(۶۶) گھٹیالیاں	۰	۰	۵
(۶۷) مریدکے	۰	۰	۴
(۶۸) گھنووال	۰	۰	۴
(۶۹) گوکھووال	۰	۰	۴
(۷۰) کوہی	۰	۰	۵
(۷۱) لودھراں	۰	۰	۵
(۷۲) کریام	۰	۰	۸

ناظر دعوۃ و تبلیغ

بنکوں کا سود

چونکہ بعض لوگ اپنا روپیہ ڈاکخانہ کے سیونگ بنک اور دیگر بنکوں میں جمع کراتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کے عوض ان کو بنکوں سے سود دیا جاتا ہے۔ لہذا اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتویٰ کے مطابق احمدی احباب کے لئے ایسے سود کو اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے اعزا و اقارب کو یا رشتہ داروں۔ ہمسایوں یا مسکینوں کو دینا جائز نہیں ہے بلکہ بالکل حرام ہے۔ البتہ ایسا روپیہ اشاعت دین اسلام کی مد میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از صلہ۶ تا صلہ۱۹۔ لہذا احباب کو چاہیئے کہ اس قسم کے سود کو اشاعت اسلام پر خرچ کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجا کریں۔ تمام عہدہ داران جماعت کو چاہیئے کہ اس فتویٰ کو نوٹ کر لیں۔ اور احباب جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتے رہا کریں۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

261

وصیتیں

نمبر ۷۹۸۴:۔ منکہ میر فضل دین ولد میر حسن دین صاحب قوم میر پیشہ صنعت مرمت موٹر عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سیالکوٹ حال مردان ضلع مردان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میرے والد مکرم کا ایک پختہ مکان واقعہ شہر سیالکوٹ میں ہے جس کی موجودہ بازاری قیمت کے لحاظ سے تقریباً دو ہزار روپیہ قیمت ہے جس میں ہم دو بھائی اور دو ہمشیرگان اور ایک والدہ صاحبہ شریک ہیں۔ میں اپنے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ جس قدر میری جائداد جو بوقت میری وفات ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد حصہ وصیت کردہ میں سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میرا موجودہ گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۵۰ روپے ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میں ماہ بماہ اپنی آمد کا دسواں حصہ باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ میر فضل الدین مالک کراؤن موٹر ورکس مردان۔ گواہ شد:۔ چراغ دین مبلغ سرحد۔ گواہ شد:۔ معین الدین محاسب انجمن احمدیہ مردان۔

نمبر ۷۷۵۴:۔ منکہ ناظر بیگم زوجہ محمد حسن خان قوم مغل عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اس وقت میری جائداد از قسم مہر مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ جس میں سے اڑھائی سو روپیہ مجھے وصول ہو چکا ہے اور باقی اڑھائی صد روپیہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے اور زیور قیمت تین صد روپیہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد دخزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیں

العبد:۔ ناظر بیگم

گواہ شد:۔ محمد حسن خاں شوہر موصیہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر حاجی خان یوسف زئی احمدی۔

نمبر ۷۷۲۸:۔ منکہ سلیمہ بیگم زوجہ شیخ عبد القادر قوم شیخ عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر پانسو روپیہ زیورات اندازاً قیمتی پینتالیس روپے ہیں وصیت کرتی ہوں کہ اس رقم اور وفات کے وقت جو مالیت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ سلیمہ بیگم

گواہ شد:۔ عبد القادر خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ نقیر علی سٹیشن ماسٹر رخصتی نزیل کراچی۔

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دوروں کا علاج

"والو مکتا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حس کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنون کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتے ہے اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی کی قیمت ۵ اور تیس دن کی دوائی ۱۲ محصول ڈاک علاوہ سی ایل ناما وا لا اپیلس روڈ بڑودہ

نہایت ارزاں قیمتوں میں تین دوائیں

موٹاپا دور ۱ بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ (۶ اونس) پندرہ تولہ وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایکماہ کیلئے پانچ روپیہ محصول ۸/

حب نوازی ۲ عورتوں کی جملہ امراض رحم بے قاعدگی حیض ہمیشہ کا درد سر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۰ گولی مروق ایک روپیہ محصول ۸/

مفرح نوازی ۳ نہایت بیش قیمت ادویہ کا مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا۔ ہمیشہ بدن چست طبیعت خوش حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضاء رئیسہ خوراک ۳ ماشہ یم ۲ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک ۶/

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد نذیر احمد جار تمغے یافتہ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی صوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین رہیگی۔

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ میں

جو گورنمنٹ رجسٹرڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب و ملت کے طلبا کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کر دی ہے جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت

مینیجر

جائداد کے متعلق اعلان عام

خاکسار نے اپنی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہبہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کر دی ہوئی اور قبضہ اس پر کرا دیا ہوا ہے چونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں اس واسطے میں بذریعہ اخبار ہذا اعلان کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اگر کوئی مزید متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرا میری وفات کے بعد اگر کوئی شخص میرے وارث ہونے کا دعویٰ کرے (یعنی کسی قسم کا) تو دعویٰ باطل سمجھا جاوے ۳۰ ۴ ۱۹۳۷ العبد: سندھی شاہ ولد اسمٰعیل ذات شیخ سکنہ بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر حال وارد کریام نشان انگوٹھا سندھی شاہ مذکور گواہ شد قم حاجی غلام احمد از کریام بقلم خود گواہ شد عبد الغنی خان احمدی از کریام بقلم خود۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۹ مئی۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ ۱۸ مئی کو بنوں بریگیڈ نے سکاردنیشن کیمپ کی جانب پیشقدمی کی۔ راستہ میں اسے قبائلی لشکر کا سامنا کرنا پڑا۔ شام کو اگلہ کے نزدیک پہنچنے پر بھی تین چار سو کے قریب قبائلیوں نے برطانی فوج پر حملہ کر دیا۔ لیکن فوج وہاں کیمپ لگانے میں کامیاب ہو گئی۔ سہ پہر کے وقت اونٹوں کا قافلہ جو فوج کے ساتھ تھا۔ کچھ کیمپ کی طرف واپس کر دیا گیا۔ اس معرکہ میں فوج کے ۳ ہندوستانی سپاہی ہلاک اور ۱۷ مجروح ہوئے۔

شملہ ۱۹ مئی۔ آل انڈیا کھتری کانفرنس کا ایک وفد آنریبل سر سکندر حیات کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس کا انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ جب تک عوام کے نمائندے جن کے ہاتھ میں صوبہ کی حکومت کی باگ دی گئی ہے۔ نظم و نسق کے امور کو بیدار مغزی محنت اور غیر جانبداری سے انجام دیتے رہیں گے گورنروں کی طرف سے مداخلت کا کوئی خطرہ نہیں۔ جو حکومت اقلیتوں کے حقوق کو نظر انداز کرتی ہے۔ وہ ہرگز صحیح معنوں میں عادل نہیں ہو سکتی۔ قانون انتقال اراضی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں اس قانون کو آسمانی صحیفہ نہیں سمجھتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ ضرور کہوں گا۔ کہ وہ شخص یقیناً بڑی جرأت کرے گا۔ جو یہ کہے گا۔ کہ اس قانون کی تنسیخ کا وقت آ گیا ہے۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے۔ کہ صوبہ کے کاشتکاروں کو سرمایہ دار جماعتوں کی دست برد سے بچایا جائے۔

ہانگ کانگ ۱۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک دخانی جہاز میں جو یہاں لنگر انداز تھا۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور ۵۰ آدمی ہلاک اور ۱۷ شدید مجروح ہوئے۔

امرت سر ۱۹ مئی۔ کل خالصہ کالج امرت سر سے چار طلبا کو خارج کر دیا گیا۔ جس کے باعث طلبا نے ہڑتال کر دی پراونشل سٹوڈنٹس یونین اور اکالی لیڈروں نے کالج کے دروازوں پر پکٹنگ کیا۔ پرنسپل نے بیرونی لیڈروں کو مداخلت نہ کرنے کی تنبیہہ کی تھی۔ مگر اس کا اثر نہ ہونے کی وجہ سے پولیس بلائی گئی۔ جس نے لاٹھی چارج کر کے طلبا کو منتشر کر دیا۔

پٹنہ ۱۹ مئی۔ کل رات مٹن گھاٹ میں جو پٹنہ شہر کا ایک حصہ ہے۔ ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کی وجہ سے دو آدمی شدید طور پر مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ شخص بم بنا رہے تھے۔ جس میں ایک دفعۃً پھٹ گیا پولیس نے دونوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ہسپتال بھیج دیا ہے۔ بم بنانے والوں میں سے ایک کی آنکھیں جاتی رہی ہیں۔ اور دوسرے کا بازو کٹ گیا ہے۔

ملتان ۱۹ مئی۔ بجلی کے تاروں میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے ایک ہندو آبادی میں آگ لگ گئی۔ جس سے دو دکان جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ۲۵ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

انگورہ ۱۹ مئی۔ مشرقی اسلامی ممالک کے درمیان میثاق کی دفعات کا مسودہ شائع ہو گیا ہے۔ جس کی اہم شرائط یہ ہیں۔ (۱) سرحدات کی حفاظت (۲) ایک دوسرے پر حملہ نہ کیا جائے گا۔ (۳) سرحدات پر مشترکہ جنگی خانوں کی تعمیر (۴) فضائی راستوں کی تعیین (۵) سرحدات پر بغاوت و اضطراب کی صورت میں متعلقہ حکومتوں میں اشتراک (۶) جنگ کی صورت میں حالات کے مطابق ایک دوسرے کی مدد (۷) سرحدات پر فوجی چوکیوں کی تعداد کی تعیین (۸) متعلقین کے لئے تجارتی منڈیوں کی جستجو۔

لاہور ۱۹ مئی۔ ہندو مسلم اور سکھ باشندگان لاہور کے دستخطوں سے ایک میموریل تیار کیا گیا ہے۔ جو وزیر بلدیات پنجاب کو ارسال کیا جائے گا۔ اس میموریل میں بلدیہ لاہور پر ایڈمنسٹریٹر کی حکمرانی کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ بلدیہ لاہور کو بحال کیا جائے۔

لنڈن ۱۹ مئی۔ آئرش فری سٹیٹ گورنمنٹ کے لئے جو نیا مسودہ آئین تیار کیا گیا ہے۔ اس میں مسٹر فرینک میکڈرموٹ (انڈی پنڈنٹ) نے قریباً ۱۰۰ ترامیم پیش کی ہیں۔

امرت سر ۱۹ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۵ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے۔

حیفا ۱۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حیفا کے امراء کو گمنام اشخاص کی طرف سے تہدید آمیز خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اتنی رقم ادا کر دو۔ ورنہ قتل کر دیے جاؤ گے۔ ان خطوط سے حیفا کی آبادی میں سخت ہیجان پھیل گیا ہے۔

استنبول ۱۹ مئی۔ ترکی میں بود و باش رکھنے والے غیر ملکی باشندوں کے لئے ایک بل پیش کیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ غیر ملکی باشندوں کو ایک ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ جو بالکل معمولی ہو گا۔ یہ ٹیکس اس وجہ سے لیا جائے گا۔ کہ جب ترک ان کی حفاظت کے لئے اپنا خون بہا رہے ہونگے اس وقت غیر ملکی باشندے امن و عافیت سے گھروں میں بیٹھے ہونگے

لنڈن ۱۹ مئی۔ سر محمد یعقوب صاحب نے "مانچسٹر گارڈین" میں ایک مراسلہ شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ کانگرس دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی ہے کہ مسلمان اس کے ساتھ تعاون کرنے کے خواہشمند ہیں۔ لیکن فی الحقیقت مسلمانوں کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ بیدار مغز مسلمانوں کی اکثریت کانگرس کے متعلق وہی خیالات رکھتی ہے۔ جو پہلے تھے

ماسکو ۱۹ مئی۔ حکومت کے احکام ظاہر کرتے ہیں۔ کہ روسی زندگی کو فوجی رنگ میں ڈھالنے کے لئے روس کے فوجی اضلاع میں فوجی کونسلوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا ان کونسلوں کو ایسے غیر معمولی اختیارات دیئے جائیں گے۔ جو انہیں پہلے حاصل نہ تھے۔

رنگون ۱۹ مئی۔ مسلم سٹوڈنٹس سائیٹی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ بڑے بڑے کی مسائل کے سامنے ہندو مسلم مسئلہ کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ ملک کے بڑے بڑے مسائل غربت و افلاس اور تعلیم یافتہ طبقہ میں بے کاری وغیرہ ہیں۔ ہمیں فرقہ وارانہ باتوں کو خیرباد کہہ کر ملک کے اہم سیاسی مسائل کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

لاہور ۱۹ مئی۔ خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ چیف سکرٹری یونی نسٹ پارٹی نے کانگرسی مسلمانوں کی کانفرنس کے اعلان کے بارے میں ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ ہم ایسی نمائشی کانفرنسوں سے مدت سے آگاہ ہیں۔ جو کانگرسی لیڈر اپنے حسب منشا ریزولیوشن پاس کرانے کے لئے منعقد کر رہے ہیں۔ کانگرس ایسی کانفرنسوں کی آڑ میں اقلیات کے حقوق کو نیست و نابود کرنے کی غرض سے اپنی پرانی سرگرمیوں کی تجدید کر رہی ہے۔ مجھے اطمینان ہے۔ کہ کانگرس کا یہ اقدام بھی اس کے سابقہ اقدامات کی طرح ناکام رہے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی